70

زندگی میں جائیداد کی تقسیم کا طریقہ

مفتیان وعلماء کرام ومشائخ عظام! میں اپنی جائیداد میں سے کچھ حصہ اپنی زندگی میں ہی اپنے ورثاء کے مابین تقسیم کرنا چاہتا ہوں میرے ورثاء میں دو بیٹے، سات بیٹیاں اور دو یتیم پوتے اور تین پوتیاں ہیں میری زوجہ بھی بقید حیات ہے۔ جبکہ والدین اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ میں ان مذکورہ افراد میں اپنا مال کیسے تقسیم کرسکتا ہوں؟ راہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ لله رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلوةُ وَالسَّلَامُ علی سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

اگر کوئی شخص اپنے مال و جائیداد میں سے اپنی زندگی میں اپنی اولاد کو کچھ دینا چاہتا ہے تو بیٹوں اور بیٹیوں کو برابر برابر دے گا اور بعض اولاد کو بعض پر فوقیت اور ترجیح نہ دے گا اسی طرح وہ اپنے پوتوں اور پوتیوں اور بیوی کو بھی اپنے مال سے ہبہ و ہدیہ کرسکتا ہے۔ یاد رہے زندگی میں اولاد کو دینا ہدیہ، تحفہ، ہبہ یا عطیہ کہلاتا ہے ترکہ نہیں ترکہ اور ہدیہ وغیرہ کے احکام الگ الگ ہیں۔

اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے اور کہا:

إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا، فَقَالَ: «أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ»، قَالَ: لَا، قَالَ: «فَارْجِعْهُ»

''میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام بطور ہبہ دیا ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا ایسا ہی غلام اپنے دوسری اولاد کو بھی دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، تو آپ نے فرمایا کہ پھر (اس سے بھی) واپس لے لے۔''[1]

2 ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں فرمایا:

«فَاتَّقُوا اللهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ»

''اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کو قائم رکھو۔''[2]

3 ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ، لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ»

''مجھے ظلم پر گواہ نہ بنا''۔ ''میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔''[3]

ان احادیث سے معلوم ہوا ہے کہ اولاد کو ہبہ کرنے یا تحفہ دینے میں برابری کی جائے کسی کو دوسرے پر فوقیت نہ دی جائے۔

ترکہ کا اصول یہ ہے کہ بیٹوں کو بیٹیوں کی نسبت دوگنا دیا جائے جبکہ ہبہ یا تحفہ کا اصول یہ ہے کہ تمام اولاد میں برابری کی جائے اس میں ساری اولاد کو برابر دیا جاتا ہے۔

دوسری بات:

انسان کے پوتے اور پوتیاں خواہ یتیم ہوں یا ان کے والدین زندہ ہوں جب تک اس کے بیٹوں میں سے کوئی ایک بھی زندہ ہے وہ ترکہ میں وارث نہیں بن سکتے۔ ہاں ان کے لیے انسان چاہے تو وصیت کر سکتا ہے کہ میرے بعد ان پوتوں اور پوتیوں کو میرے مال میں سے اتنا حصہ دے دیا جائے۔

1 کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ»

''میراث اس کے حق داروں تک پہنچا دو اور جو کچھ باقی بچے وہ سب سے زیادہ قریبی مرد عزیز کا

[1] صحیح البخاری، كِتَابُ الهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا، بَابُ الهِبَةِ لِلْوَلَدِ، حدیث:2586. [2] صحیح البخاری، كِتَابُ الهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا، بَابُ الإِشْهَادِ فِي الهِبَةِ. حدیث:2587. [3] صحیح البخاري، كِتَابُ الشَّهَادَاتِ، بَابٌ لاَ يَشْهَدُ عَلَى شَهَادَةِ جَوْرٍ إِذَا أُشْهِدَ، حدیث:2650.

حصہ ہے۔‘‘[1]

اور یہ بات معلوم ہے کہ پوتوں کی نسبت بیٹے انسان کے زیادہ قریب ہوتے ہیں لہذا ترکہ کے حقدار بیٹے ہیں پوتے نہیں لیکن اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں اپنے پوتوں اور پوتیوں کو کچھ دینا چاہتا ہے تو دے سکتا ہے مگر قانون یہ ہے کہ انسان اپنے مال میں سے ایک تہائی سے زیادہ اپنی زندگی میں ہبہ یا ایک تہائی سے زائد کی وصیت نہیں کرسکتا۔

2 سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَرِضْتُ، فَعَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ لاَ يَرُدَّنِي عَلَى عَقِبِي، قَالَ: «لَعَلَّ اللهَ يَرْفَعُكَ وَيَنْفَعُ بِكَ نَاسًا»، قُلْتُ: أُرِيدُ أَنْ أُوصِيَ، وَإِنَّمَا لِي ابْنَةٌ، قُلْتُ: أُوصِي بِالنِّصْفِ؟ قَالَ: «النِّصْفُ كَثِيرٌ»، قُلْتُ: فَالثُّلُثِ؟ قَالَ: «الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ»، قَالَ: فَأَوْصَى النَّاسُ بِالثُّلُثِ، وَجَازَ ذَلِكَ لَهُمْ

’’میں بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ میری عیادت کیلئے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے الٹے پاؤں واپس نہ کردے (یعنی مکہ میں میری موت نہ ہو) آپ ﷺ نے فرمایا ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت دے اور تم سے بہت سے لوگ نفع اٹھائیں۔ میں نے عرض کیا میرا ارادہ وصیت کرنے کا ہے۔ ایک لڑکی کے سوا میری کوئی (اولاد) نہیں۔ میں نے پوچھا کیا آدھے مال کی وصیت کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آدھا تو بہت ہے۔ پھر میں نے پوچھا تو تہائی کی کردوں؟ فرمایا کہ تہائی کی کرسکتے ہو اگرچہ یہ بھی بہت ہے یا (یہ فرمایا کہ) بڑی (رقم) ہے۔ چنانچہ لوگ بھی تہائی کی وصیت کرنے لگے اور یہ ان کیلئے جائز ہوگئی۔‘‘[2]

3 سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ رَجُلاً أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَزَّأَهُمْ أَثْلاَثًا ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً وَقَالَ لَهُ قَوْلاً شَدِيدًا.

[1] صحیح البخاری، كِتَابُ الفَرَائِضِ، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ، حدیث:6732. [2] صحیح البخاری، کتاب الوصایا، باب الوصیة بالثلث، حدیث:2744.

’’ایک آدمی نے اپنی موت کے وقت اپنے چھ غلام آزاد کیے اور اس کے پاس ان کے سوا اور کوئی مال نہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلوایا اور تین گروہوں میں تقسیم کیا، پھر ان کے درمیان قرعہ ڈالا، اس کے بعد دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام ہی برقرار رکھا اور آپ نے اسے سرزنش کی۔‘‘ 1

مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں واضح ہے کہ آپ اپنی زندگی میں اپنے کل مال میں سے ایک تہائی مال اپنے ورثاء میں تقسیم کر سکتے ہیں جس میں سے اولاد کو برابر دینا ہوگا اور زوجہ اور پوتوں، پوتیوں کو اپنی صوابدید کے مطابق اسی ایک تہائی میں سے جتنا چاہیں دے سکتے ہیں۔

والله تعالى أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلى الله على نبيّنا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)		2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	
3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)		4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	
5	غلام مصطفی ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)		6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)		8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	
9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)		10	ڈاکٹر کندی حفظہ اللہ (کشمیر)	

مشرف عام	نائب رئیس	رئیس
حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ	مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ	مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

1 صحیح مسلم، کِتَابُ الْأَيْمَانِ، بَابُ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ، حدیث نمبر: 1668.